منشور محمدی

منشور محمدی الہی	شایع ہو زمانہ تا ہا ہی	انجیل و زبور پر ہو وا یم	صد بار مخمر و مباہی
فرمان سو لان سلف سلخته مرفوع	توقیع خط ائیت منشور محمد	تو بیتا م انجیل برافتاد بجیل	چون گشت علم رایت منشور محمد

نمبر ۲۹ | مورخہ ۱۵ شوال المکرم روز سہ شنبہ ۱۲۷۴ ہجری | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت صہ محصولہ اک روپیہ قیمت کل خریدار دون سے پیشگی لیجائیگی مابعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خلوہ کتابت کرنی منظور ہو یا زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام محمد شریف مہتمم مہالک مطبع اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور کے نام روانہ فرماوین۔ مگر شرایطیہ ہے کہ اپنا نام مبارک و نام سکنہ شہر و محلہ و مضامین وغیرہ بخط واضح لکہا کرین والا نہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ اوے گی۔ زر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا ٹکٹ نصف نہ بعینہ رجسٹری روانہ فرماوین ورنہ صورت ترسیل ٹکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی ٹکٹ افزود مرحمت فرماوین

غزل

گر کوئی کیسا ہی بیان حق نشان ہوگا	ہوگا رد آپکے جسوقت مقابل ہوگا	کیا بدیہی ہی دلا ایجاز قرآن
اپنا حسن خدا داد ہے وہ لاثانی	جسکا ثانی محشر مین کوئی نہ ثانی ہوگا	دفع باطل ہی بیان نعت کا تثلیث پر ست
ہوگا تا گو ہری مرد مک چشم کا نور	گرچہ رخسار مبارک کوئی تل ہوگا	آپکے ہاتھ گلا ہر ہو صد ہا اعجاز
بیان خوش آتا نہین جز بغلوغت ہم	ہوگا جو شیفتہ صوت حزاں دل ہوگا	رد تثلیث مین حامی ہی مراسم قدیر
عقدہ ناخن مبارک کو مین حل کرتا ہوں	ذکر ہر اک کو مرا عقدہ نا حل ہوگا	لغت مین دشمن حضرت کو کر دیگا عاجز
طوی حبر دل مین نہیں لغت احمد کا	ایسے ہر دار کا کیا ذکر صفت دل ہوگا	آپکی بر دعوی کا ہی وصف جہاد
مانیگان جائیگی کیا لغت بیانی بری	مرتبہ مجکو بی حسان کا حاصل ہوگا	ہو نہین کس فخر حسینان ہمانکا وصاف

اسکو انصاف سے جو دیکہیگا قائل ہوگا	کسطرح دعوی تثلیث نہ باطل ہوگا	اس سے منکر وہی ہوئیگا کہ جاہل ہوگا
دست بیعت مرا راہب خامل ہوگا	رتبہ اعجاز سخن کا مجھے حاصل ہوگا	اسکا وصاف نہ کیون کفر کا قاتل ہوگا
اس سے خوش ہوگا جو توحید مین کامل ہوگا	کیون نہ ہر ایک سخن پر مرا قائل ہوگا	

اپنی ظاہر کی کہ نسخہ ہذا الذکر تمیس مین طبع کیا جاوے تاکہ جمہور برطن اسکی حقیقت سے بخوبی واقف ہوجاوے۔

نسخہ مذکور کے مصنف نے یہہ لکھا ہی کہ الحمد للہ ترکی نے تمام یوروپ کے گمان و قیاس سے بڑہکر اپنی شجاعت و جوانمردی اور قوت و قدرت ظاہر کی اب عثمانیہ کو یہہ یقین ہی کہ اپنے لوگ جو کہ انصاف پر لڑ رہے ہین روسیون کو شکستِ قطعی دیسکینگے اور انہین اپنے ممالکِ محروسہ سے خارج کرینگے۔ ان محاربات سے جو کہ کارس پر ہوے سپاہ ترک کی شجاعت و مردانگی اور استقلالی و ثابت قدمی تمام جہان پر آشکار و ہویدا ہوی لیکن انکی یہہ کارروائی محل حیرت نہین چونکہ وے اپنے دین و ایمان کے واسطے اپنے مخالف سے جنگ کرتے ہین اور دین و ایمان کے واسطے جنگ کرنا انکے مذہب مین فرض ہی لہذا ہر ایک مسلمان سپاہی مادرزادی علی الخصوص ترک اور اسکی یہہ صفت ہی کہ وہ بھوک و پیاس کا متحمل ہوتا ہی اور ہر ایک سختی و مصیبت کا بکشادہ پیشانی سامنا کرتا ہی لیکن یوروپ کی کوی فوج بھی لشکر ترکی کے مانند اشتہا اور تشنگی کی تاب لاسکیگی اور آفت و سختی کو جھیلنا اس سے نہو سکیگا بلکہ وہ تباہ اور تاراج ہوجائیگی۔ تمام جہان اس حقیقت سے واقف و آگاہ ہی کہ جنگ حال کے بانی ترکان نہین ہین۔ اگر انکا خصم و مخالف (یعنے زار روسیا) ناجایز اور غیر واجبی دعوی نہ کرتا اور صلح کرنا ممکن ہوتا تو وے ہرگز میدان کارزار مین قدم نہ رکھتے سرکار ترکی نے اپنی سلطنت کے شایستہ انتظام و بندوبست کے بارہ مین بہت سے مفید و اعلی تجویزین سوچین لیکن زار نے ہرگاہ ان ابواب پر نظر نہ کیا اور مانند شتر بے مہار کے ایسے دعوی کرنے لگا کہ جنکا نتیجہ سلطنت عثمانیہ کے حق مین مغفرت بخش و مہلک ہوتا لیکن جبکہ سرکار صدر نے اس بد ذات کے دعوون اور شروط کو قبول فرمانے کے بارہ مین انکار کی تو اس حیلہ جو نے ترکی کے عیسای رعایا کی صلاح و فلاح اور بہبود کا بندوبست کرنے کے بہانے سے انکے حامی و مددگار اور مونس و غمخوار کے طور پر جنگ اور فساد برپا کیا لیکن فی الواقعی اُس حرص و طمع نے جو کہ ایک سو پچاس سال کی مدت سے سلاطین روسیہ کے دلون مین اپنا گھر بنائی ہی اور سینہ بسینہ نقل کرتی ہی زارِ مرحوم آنجہانی کو جنگ کرنے کی اشتعال دی اور بحر روم مین داخل ہونے کے راستے کو جو کہ باسفرس کے نام سے مشہور ہی اور اس مقام کو کہ جسکا ثانی روے زمین پر نہین اپنے قبض و تصرف مین لانا زار کا عین مقصد ہی خدا کا شکر ہی کہ وہ راستہ اور وہ مقام کہ جسکو حاصل کرنے کی آرزو سلاطین روسیہ اپنے ساتھ گور مین لے گئے ایک سلیم الطبع نیکوکار قوم کے قبض و تصرف مین ہی اور اس قوم کے قبض و تصرف مین اسکا رہنا تمام جہان کی خوش نصیبی کا سبب ہی۔ عوام الناس کا یہہ قیاس تھا کہ جنگ موجودہ مین کہ جسکے نتیجہ سے فواید اہل یوروپ کے بہت سے بھاری ابواب متعلق ہین اہالیان انگلستان کو مدد دینگے کیونکہ سلطنتِ عثمانیہ کی خودمختاری اور عزت و اعتبار کی حفاظت و نگرانی کرنے کے بارہ مین قدیم سے انکی حکمت عملی مقتضی ہی اور مورانتدم پر جو کہ برلن مین تیار کیا گیا اہالیان انگلستان دستخط کرینگا یہہ سبب تھا کہ ترکی کے سلطنتی امور مین دخل دینا انہون نے عہدنامون کے خلاف پایا قطع نظر اسکے انگلستان نے خلیج بسکے کے طرف اپنے جنگی جہازون کے ایک بیڑے کو روانہ کی ایک مرتبہ

ارکان سہوز آف لارڈس نے یہہ کہا کہ اہالیان انگلستان جنگ کرینگے لیکن ترکی کی نسبت بے انصافی ظاہر ہونے دینگے باوجودکار روائی اور اظہار مذکور کے اہالیان انگلستان کس لئے چپ بیٹھے ہین کیا روسیون کا عہد نامون کے خلاف عملدرآمد ہونا بے انصافی نہین مذکور کار روائی سے ترکون کو یہہ قوی امید ہوی کہ انگریز بہ وقت اپنی کمک کرینگے اور جمہور انام نے بھی یہی یقین کیا گو کہ انگریز اپنے کو مدد دینے کی ترکون کو امید دیکر انھون نے انکی استعانت کی توقع پر غفلت نکی بلکہ بغیر از کسی کی کمک کے اپنے بالذات جنگ و مقابلہ کرنے کے واسطے تیار ہین کین ترکان کسی کی کمک و استعانت کے طالب و خواہان نہین ہین کیونکہ روسیون کی فتح و نصرت سے انکا اسقدر نقصان متصور نہین ہوتا جتنا کہ غیر قوم دخل دینے اور مدد کرنے سے عاید ہوگا۔ فقط عمدۃ الاخبار شاہی مدراس

انگریزی اخبار نویسون کا تعصب

انگریزی اخبارون مین جو انگریزون کے ہاتھ مین ہین اسبات پر زور دیا گیا ہی کہ ایک ہندوستانی کے قاتل ہنین صاحب کو جو صرف سزاے قید دی گئی وہ بہت درست تھی کیونکہ ہنین صاحب کا ارادہ قتل نہ تھا لیکن اس قتل کی خبر جسطرح کہ شایع ہوی ہی یہہ ثابت کرتی ہی کہ ہنین صاحب ارادتا قتل عمد کے مرتکب ہوے چنانچہ وکیل ہندوستان مطبوعہ ۲۹ ستمبر مین اسی طرح چھپی ہی۔ ہنین صاحب نے جوریل پر اسسٹنٹ انجینر تھا بمقام صاحب گنج ایک ٹوکو تنچہ سے مار ڈالا اسکا حال تھا کہ ہنین صاحب رات کے بارہ بجے ایک انگریز کی کوٹھی پر رات کے بارہ بجے کسی نیم کش ملاقات کیواسطے جو کہ وہان رہتی تھی آیا جب جانے لگا تو نوکرون نے اسے پکڑ لیا اسنے ایک نوکر پر تین گولیان چلائین جنسین صاحب کو فقط دیڑہ سال کی قید ہوی۔

اس خبر سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ہنین صاحب نے خاص مقتول پر گولی چلائی وہ عمداً غریب ہندوستانی کے قتل کا مرتکب ہوا ہم نہین جانتے کہ عدالت نے کن وجوہ پر اس سفاک انگریز کو صرف دیڑہ سال کے قید کی سزا دی مگر روئداد مذکور الصدر پر اگر ہمارے ہندوستانی اخبار نویس حاکم مجوز سزا کو ایک انگریز قاتل کو نہایت خفیف سزا دینے کا ملزم ٹھہرائین تو کوئی حجت انکے برخلاف قایم نہین ہوسکتی۔ ہم کو تعجب ہی کہ لارڈ لٹن صاحب جیسے بیدار مغز اور انصاف پسند نائب السلطنت کے عہد مین بھی ماتحت حکام انگریز انگریز مجرمون کی رعایت کرتے ہین اور یکسین ہندوستانیون کا خون رزق اور کبوتر کیطرح بے قصاص رہتا ہی۔ اگر واقعات ہمارے خیال کے مطابق ہین تو ہمکو امید کرنی چاہئے کہ ہنین صاحب کا مقدمہ بہت جلد گورنمنٹ ہند کی توجہ کا خواستگار ہوگا۔

خبر تحقیق طلب

رہبر ہند مطبوعہ ۹ اکتوبر ۱۸۷۶ء مین لکھا ہی کہ ماہ جنوری سنہ حال کو جب مرزا محمد اعظم بیگ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست جہلم کا سب سے چھوٹا لڑکا (مرزا محمد اکبر بیگ) بغرض حصول تعلیم قسطنطنیہ کو روانہ ہوا تھا تو اسکے ہمراہ ملک زمان مہدی خان صاحب رئیس دارا پور کا بھائی بھی ترکی کو چلا گیا تھا

انگریز مخالف اخبار کی نقل

اب ہمنے سنا ہی کہ مرزا محمد اکبر بیگ تو مدرسہ حربیہ مین داخل ہوکر تعلیم پا رہے ہین اور دارا پور کے رئیس کا بھائی معرکہ جنگ کو چلا گیا اور فوج روم مین داخل ہوکر کام آیا رادی کہتا ہی کہ ایک معتبر تحریر سے ظاہر ہوا ہی کہ رئیس زادہ مرحوم گیارہ روسیون کو قتل کرنے کے بعد مجروح ہوکر شہید ہوا۔ دنیا مین اس بہادرانہ موت سے زیادہ کوی موت نہین۔

حضرت سلطان روم کے باب عالی سے اشتہار

جاری ہوا ہی کہ جن مجاہدون نے بغرض حفاظت اسلام جنگ عان مین جان نثاری والوالعزمی کی ہی بشرط اطلاع سلطان ان اونکی تائید کرینگے اور اونکو تعلیم دینگے تاکہ اونکی قابلیت و استعداد مین ترقی ہو۔

امداد زخمیان روم

جناب ملکہ معظمہ انگلشیہ نے اپنے کمال مکارم سے اس مرتبہ مسٹر لیارڈ صاحب اپنے سفیر متعینہ آستانہ علیہ کی معرفت چند صندوق بھیجے ہین جن مین پارچہ اور اسباب معالجہ مجروحان عساکر سلطانی کے لئے بھرا ہوا ہے۔ منشور محمدی ہندوستانی والیان ملک کو چندہ روم مین اب کسی طرح کے عذر کی گنجایش نہین ہے

آٹھ ہزار روسیونکا گرفتار ہونا

(لاتری) جریدہ مین لکھا ہی کہ دولتمآب جناب عثمان پاشا کی فوج نے (پلونہ) کے اطراف مین آٹھ ہزار روس کو بندی بکڑا ہے فقط

لندن ۸ منہ احمد مختار پاشا غازی نے بذریعہ تار یہہ اطلاع دی کہ اُن مقامون کو جو کہ اپنے مقامون کے محاذی واقع ہین روسیون نے چھوڑ دیا اور رود ارجا کی طرف پسپا ہوگئے اختیار کی ہی۔ پچھلے تین روز کے محاربون مین پندرہ ہزار سپاہ روسی کفار بہ تباہی بسیار واصل النار ہوے۔ اور ۲۵ سپاہ ترک شہید۔ روسیہ کے ایک مراسلہ سرکاری کا خلاصہ مضمون یہہ ہے کہ بلغارین امن و امان ہے بارش اور برف بکثرت برسنے کے باوجود فوج روسیہ پلینہ کے محاذی دھسے وغیرہ تیار کر رہے ہین۔ وکیل مقیمہ قسطنطنیہ نے منجانب سرکار خود دربارہ صلح و دوستی اقرار کیا ہی

لندن ۱۲ اکتوبر۔ احمد مختار پاشا غازی کا یہہ ہی کہ ۹ ماہ روان کو مقام الادشا دمین مین اپنی فوج فراہم کر رہا تھا اسوقت روسیون نے یورش کی اور پانچ ساعت تک جنگ ہوتی رہی لیکن جانبین کو کچھ نتیجہ حاصل نہوا وقت شب فوج روسیہ بھاگ گئی اور ۱۲ ہزار روسی نفر داصل النار ہوے

لندن ۱۷۔ اکتوبر موسم سرما مین مقام بکارست مین زار کا رہنا ہوگا۔ تین ہفتون تک پلینہ پر کوئی عام حملہ نہوگا بارہوین ماہ روان تک کو خاص شاہی فوج روسیہ وارد میدان کارزار ہوگی۔ فوج روسیہ کی ایک تازی جماعت جنگ کے لئے تیار و آراستہ کی جاتی ہی۔ چھاونی پلینہ کی ایک جماعت رسد پیدا کرنے کی جستجو مین نکلنے کے عزم سے محاصرین پر ایک حملہ کی لیکن پسپا ہوگئی۔

خبر بالا مذکور کے سوا رزمگاہ سے اور کوی تازی خبر نہین آئی۔ لیکن طلایہ کے چند جماعتون کے ساتھ جھڑپا جھڑپی ہوین۔ ۹ منہ بارش و طوفان کے سبب سے سپاہ روس کے پلون پر سے دور و رنگ گاریان اور چھکڑے چل نہین

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازونکے اہتمام سے چھپا

نعت میں ہی وہ مجھے سحر بیانی حاصل
ہوگا کیا حشر میں مسلم کو عرق انفعال

دیکھکر جسکو خجل حاوی بابل ہوگا
وست میں اپکا جب نامۂ اعمال ہوگا

سوال و جواب بمقدمہ کرامت

بوشیدہ نہ رہے کہ بتقریب دورہ سوامی دیانند سرسوتی صاحب شہر مالندہر میں تشریف لائے۔ اہل ہنود کو وید کے پند و نصایح سنانے لگے۔ وید کے اشکلوں کے ٹیڑھے معنی سنکر اکثر اہل ہنود اونسے کشیدہ خاطر ہوے بعض کا خیال ہوا کہ سوامی صاحب نا سنگ ست والے ہیں یعنے دہریہ اور بعض نے تصور کیا کہ یہ کرستان ہیں اس بھیس میں اگر مذہب ہنود کی اصلاح کرتے ہیں۔ یہہ سب خیال خام ہی سوامی صاحب وید میں دسترس کامل رکھتے ہیں اور اصل وید کی تعلیم اہل ہنود کو سناتے ہیں اور وہ آریا ہیں یعنے ہنود۔ اونکا یہہ شہر اتفاق سنکر مولوی احمد حسن صاحب نے جناب مولانا میر وحید صاحب سے کہا کہ ہمارا ارادہ ہی کہ ہم سوامی صاحب سے گفتگو کریں۔ چونکہ سوامی صاحب سردار بہادر سنگھ صاحب بہادر آبو والیہ کے دولت خانہ میں فروکش تھے۔ اسواسطے سردار صاحب موصوف سے میرزا صاحب نے بذریعہ تحریر کے مولوی احمد حسن صاحب کا منشا ظاہر کیا۔ سردار صاحب نہایت علم دوست اور صلح کل آدمی اور منصف مزاج ہیں میرزا صاحب کی تحریر کو قبول فرماکر ارشاد فرمایا کہ بہت انسب ہے۔ چنانچہ کرامت اور تناسخ کے مقدمہ میں مباحثہ شروع ہوا جناب میرزا صاحب نے مولوی احمد حسن صاحب کو مکرر سہ کرر سمجھایا کہ علم معقول میں مباحثہ کرنا کیونکر سوامی صاحب کے عقاید سے اپکا عقیدہ علیحدہ ہی ہو انکی کتاب پر آپکو یقین ہی رہے

مناسب ہی کہ منقول کو چھوڑکر معقول میں گفتگو کرنا طرفین کے حق میں بہتر ہی۔ اور یہہ بھی کہا گیا کہ اس مقدمہ میں کچھہ حاجت نہیں جبکہ گفتگو طبع ہوگی ناظرین خود ملاحظہ فرماکر انصاف کرینگے کام میں لائیں گے مگر حضرت مولوی صاحب بعد ختم مباحثہ کے اس کے مخالف رہے اسکے وہ گھوڑی پر سوار ہوکر تمام شہر کے گلی و کوچہ میں اپنا کثیر ہمراہ لیکر پھرا کئے۔ اور کچھہ کا کچھہ مشہور کراتے رہے۔ اونکی اس حرکت نامناسب کو دیکھکر جناب میرزا صاحب اور دیگر منصف مزاج لوگ اہل اسلام اور اہل ہنود نہایت ناخوش ہوے۔ اور کرامت کے ابطال میں بھی مولوی صاحب کے بعض جواب ایسے ویسے ہیں کہ جنکو دیکھکر ہر ایک آدمی خود مولوی صاحب کے عقل و علم کا اندازہ کر سکتا ہی۔

ہم کو یقین واثق ہی کہ جناب نجم الہند خان بہادر سید احمد خان صاحب ایدہ تیز تہذیب الاخلاق یہہ مباحثہ ملاحظہ فرماکر کرامت کے ابطال میں اپنی رائے مہر انجلای تہذیب الاخلاق میں تحریر فرماوینگے۔ اور ہمارے کرمفرما صاحب جناب صاحب مہتمم مشور محمدی تہذیب اخلاق سے کرامت کا وجود نقش کرکے اپنے ناظرین اخبار کو محظوظ فرماوینگے۔ اب ہم سوال و جواب سوامی صاحب اور مولوی صاحب کے ذیل میں تلمیذ کرتے ہیں سو وہ یہہ ہیں۔

سوامی کرامت آپ کسکو مانتے ہیں۔

مولوی خرق عادت جو بشر کے طرف منسوب ہو

سوامی عادت آپ کسکو مانتے ہیں۔

مولوی عادت وہ جو مقتضاے طبع انسان ہو۔

سوامی جو آدمی کی طاقت سے باہر وہ کسطرح اس سے ہوا

سوامی افعال منسوب بانسان دو قسم کے ہین ایک وہ جنکی نسبت انسان کو مظہر دیکھا جاتا ہی دوسری وہ کہ جسمین انسان مصدر ان افعال کہا جاتا ہی۔ اول قسم مین انسان کو فاعل حقیقی نہین سمجھا جاتا جیسا کہ کٹ پتلی کا ناچ جسے ایسے افعال جو خدا کی طرف سے اوسکے معرفت ظاہر ہوتے ہین۔

سوامی سب آدمی مین یہہ دونون قسم کے افعال ہین کسی ایک مین سوامی ہر ایک مین نہین بعض بعض مین ہوتے ہین۔

سوامی ایشر یعنے خدا اوسکا کام کرا سکتا ہی یا نہین

مولوی کرا سکتا ہی خلاف عادت انسان کے اور وہ کام خلاف عادت خداوندی نہین ہوتا اور خود اپنی عادت سے برخلاف نہین کرتا۔

سوامی ایشر کے کام اولٹے ہوتے ہین یا نہین۔

مولوی خدا کے کام کبھی اوسکی عادت کی نسبت کبھی اولٹے نہین ہوتے اگرچہ بندون کی عادت کی نسبت وہ اولٹے سمجھے جا سکتے ہین۔

سوامی کرامت سرشتی کے سبھاؤ سے مطابق ہوتی ہی یا نہین۔ یعنے خلاف مقتضای طبع۔

مولوی کرامت مین یہہ شرط نہین کہ خلاف عادت کل مخلوقات کے ہو اگرچہ ممکن ہی کہ کسی نبی یا کسی ولی سے ایسا فعل ہو کہ عادت کل مخلوقات کے موافق ہو۔

سوامی کرامات کسنے دکھائی یا دکھاوے یا دکھاویگا اوسکا کیا ثبوت ہی۔

مولوی یہہ سوال ایسا ہی جو کہا جاوے کہ کسی کے مونہہ پر جو داڑھی آئی ہو اسکی داڑھی آنے کی کیا دلیل ہی جبکہ ہمنے یہہ بیان کیا کہ وہ فعل جو انسان سے خلاف عادت انسانی ہو اوسکا فعل خلاف عادت انسانی ہونا ہی دلیل کرامت ہی ہمنے دیکھا ہے جو کہ خداوند کریم نے معزز اور مکرم مین اور خدا نے اونکو واسطے اصلاح خلایق کے بھیجا ہی اونہون نے دکھایا یا زمانہ ماضی مین اور آیندہ کو بھی دکھاوینگے چنانچہ جناب محمد رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم نے بھی بہت سے امور خلاف عادت انسانی دکھائے اور ایسا ہی اونسے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بہت سے دیسے ہی دکھائے ثبوت اس امر کا دو طریق سے ہوتا ہی ایک اخبار مخبرین صادقین سے اور دوسرا خود رویت سے چنانچہ ہر دو حضرات کا ذکر بالا مین ہو گزرا جو لوگ اونکے زمانہ موجود تھے اونہون نے آپ خود اپنے آنکھ سے دیکھا اور ہم لوگ جو بعد اوس زمانہ کے ہین ہم کو اوسکا ثبوت سچی خبر دینے والون کے کلام اور تحریر سے معلوم ہوا۔

سوامی یہہ ٹھیک ٹھیک جگتی یعنے دلیل سے ثابت نہین ہوا کیونکہ سننا اور لکھنا اور کہنا دو قسم کا ہوتا ہی سچا اور جھوٹا اب یہہ کرامت کی بات سچی ہی اسکے ظاہر دلیل کیا ہی جیسے کارج کو دیکھکر کارن کی پہچان یعنے ندی پر واہ دیکھکے معلوم کرتے ہین کہ اوپر برکھا ہوی ہی اسیطرح کہ یہہ کرامت ہوی اسکا ثبوت اوسوقت دیسے کیا ہی سکا یہ وہ ہوتا ہی لکھا ہوا یا کہا ہوا یا سنا ہوا کیونکہ اب جیسے کوی مطلبی

جہونے باتون سے بہکا کر سنا کر اپنا مطلب سادہتا ہی جیسا اب
بھی دو چار کرامتی آدمی ہو رہے ہین ایک آگرہ مین لالہ شیو دیال
اور رام سنگھ کو کالے پانی چلے گئے ہین ایک عقل کوٹ
کا سوامی دکھن مین موجود ہی اور ایک دیو معاملہ دار سات من
سیکنڈ بھی بہشت مین بکر پھر آکر سنا یا کہ مین نارائن یعنے خدا
سے بات کر کے آیا ہون اور مین تم کو سناتا ہون جو جو حکم ہو۔
کہ جس کے گیت مین نمسکار اتنا کرتے ہین لاکہون آدمی کہ اوسکا
پیر سوج گیا ہی جیسے یہہ بات ات بیوقوفانہ حال کیطرح ہے
ایسی پہلے بھی ہوگی اب اسوقت کوئی اتنے آدمیون کے بیچ مین کوئی
کرامت دکھلانے والا موجود ہو تو پہلے بھی نہین تھا اور جب اب
نہین ہی تو پہلے بھی نہین تھا اور آگے بھی نہین ہوگا کیونکہ کارج
کے دیکھے بنا کارن کی ثبوتی نہین ہوتی یا کارن کے دیکھے بنا کارج کی
مولوی جبکہ یہہ ثابت ہو چکا کہ کرامت ایک فعل ہی خداوند
پاک کا بہ نسبت بندہ کے گو وہ محال ہوتا ہی مگر خداوند پاک
کی نسبت وہ محال نہین ہوتا کہ اگر خدا کی نسبت محال ہو جاوے
کہ اثر جاتا جانور کا کبھی پایا نجائے علی ہذا القیاس جملہ افعال
خرق عادت گو وہ بندہ کی نسبت محال نظر آتے ہین مگر خداوند
کی نسبت محال نہین ہی جب خدا ایک کی نسبت وہ فعل پیدا کرتا
ہی تو دوسرے بدن کا نسبت بھی پیدا کر سکتا ہی اب انکار
اسکا گویا انکار طاقت خداوندی کا ہی اگر خبر ہر مچھر کی چھوٹی ہو
تو جانے وجود کلکتہ و لندن یا اور شہر کو جسکو ہمنے اپنے
آنکھ سے نہین دیکھا اور یقین نہ کرین الغرض ثبوت کرامت
کا اسیطرح سے ہی جیسے آپکے نزدیک بید کا ثبوت ہی یعنے

جس سے آپ یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ بید وہی کتاب ہی کہ جو خدا کی
طرف سے آئی تھی۔ ورنہ اوسکے اوپر کوئی مہر خدا کی نہین لگی ہوئی
کہ جس سے کہا جائے یہہ بید وہی کتاب ہی جواب دلیل ثبوت
بید مین گزرینگے وہی ثبوت کرامت مین ہوگا۔
سوامی مین نے یہہ ثابت چاہی ہی کہ ایشر نے کسی شخص کے
معرفت کرامت دکھلائی اوسمین کیا ثبوت ہی کرامات پرمیشر کے
سبھاؤ سے خلاف ہونے سے کبھی سچ نہین مانی جاتی اور جو
ایشر کا سبھاؤ سرشٹی کا رچنا دھارن کرنا یعنے قیام پرلے
کرنا یعنے فنا بنائی یعنے عدل دیا ہنت وڈیا یعنے جامع العلوم
والا ہی وہ کبھی اپنے سبھاؤ سے خلاف نہین کرتا اوسکی مثال
سب سرشٹی ہی جیسے اسوقت منش کا پرمنش ہی ہوتا ہی ہمشہ
یعنے جانور نہین ہوتا اسی پرکار پرمیشر کے کام مین کبھی بھول
نہین رہتی اسلئے پرمیشر کی شکتی ماننا کرامت پر حصر نہین اور
جو کوئی کرامت مانتا ہی وہ اسوقت دو نہان یعنے زمانہ
حال مین کسی کرامتی کو مثال دی۔ اور پرمیشر کی طاقت مین بھی
کچھ نکچھ حد ہی جیسے ایشر مر نہین سکتا جاہل نہین ہو سکتا برا کام
نہین کر سکتا کیونکہ وہ عادل ہی انیاشی یعنے لاپروت ہی۔
یہہ مثال کرامت پر صادق نہین ہو سکتی کیونکہ کوئی کہے کہ بمبی
نہین تو وہ برابر بمبی کو دکھا سکتا ہی۔ ایسے ہی جو یہہ مثال
سچی ہو تو بمبی کے مثال کرامت کو بھی دکھا دے وید کی ایشر
کرت ہونے مین غیر ممکن نہین کیونکہ وہ انترجامی اور پورن
بدوان دیالو پاکاری ہی وہ برابر جیوآتما مین انتریامی
روپ اپنا پرکاش کر سکتا ہی جیسا اسوقت بھی برابر جیوآتما کا

کے اتمامین بھی لینے خوف اور شرم ہو ریاکاری کی اتمامین خوشامد یعنے حوصلہ اور پرکاش کرتا ہی۔ باقی آیندہ۔

نوازش نامہ دوم بنام عیسائیان ہند از جناب فضل احمد خان

جناب ترقی طریقہ محمدیہ جناب محمد شریف صاحب دام عنایتہ بعد تسلیم کے عارض ہون۔ عیسائی لوگ دعوی کرتے ہین کہ ہمارے گناہ کا کفارہ مسیح علیہ السلام ہوی بلکہ ساری جہان کا گناہ اپنی اوپر اوٹھاکر مصلوب ہوے۔ سبحان اللہ کیا عقل و تمیز ہی کہ ایسے مہمل اور بیکار بات پر ایمان رکھتے ہین جو نہ از روے عقل ثابت ہوتی ہی نہ از روی نقل۔ پہلی دنیا کی بابت کہ جب کوی چار آدمی ایک جرم کے مرتکب ہون اور ایک بے جرم شخص اکر عدالت عالیہ مین یہہ کہی کہ صاحب ان چارون کو سزای جرم سے رہا کیجیے اور صرف مجھکو انکی عوض سزای جرم دیجے تو کیا حاکم اوس بے جرم کے کہنے سے مجرمون کو چھوڑ دیگا کبھی نہین چھوڑے گا اور اگر بالفرض ہم یہہ بھی تسلیم کرین کہ حاکم اون مجرمون کو چھوڑکر اوس بے جرم کو سزا دیگا تو کیا وہ حاکم عادل کہلاوے گا۔ ہرگز ہرگز نہین کیونکہ ایسے حاکم کو ظالم اور بے انصاف کہین گے جب دیکھو دنیا کی حاکمون کا یہہ حال ہی کہ اول ایسا کرتے نہین اور اگر بالفرض کرین بھی تو منسوب بہ بے انصاف ہون تو کیا ہمارا خدا جو حاکم الحاکمین ہی ایسا کریگا کہ ایک مسیح کے سبب ہم سب کے گناہ معاف کریگا اور اونکو بے قصور مصلوب کریگا۔ نہین۔ اور علاوہ ازیں تمہاری بیبل سے بھی کفارہ مسیح درست نہین ہی دیکھو بیبل مقدس کو دس ۱۰ باب ۱۸ حزقیل کہ وہ جان جو گناہ کرتی ہی سو ہی مریگی بیٹا باپ کے گناہ نہ سہے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ سہی گا صادق کی صداقت اوسی پر ہوگی۔ اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑیگی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ مسیح کا کفارہ تمہارے حق مین کافی نہوگا نہ تم دوزخ سے اس کفارہ کے سبب بچوگے پس میرے پیارو اس بیبل مقدس کو پڑھکر اپنی آنکھین بند مت کرو بلکہ راست راہ پر آو کہ دوزخ سے محفوظ ہو ایسا نہ کرو مطابق نقل ایک شخص تھا اوسکی ماں نے اس سے کہا بیٹا میرے پاس بہت دولت تیرے باپ کی رکھی ہی تو اپنی کمائی خوب کھا اوڑا جب تیری متاع تمام ہوگی مین تم کو دولت دونگی اوس شخص بے عقل نے بے دیکھی بھالے اپنی تمام دولت جوانی ہرکی برہاپے مین تمام کردی آخر کو جب اوسکے ہاتھ پیر سست ہوگئے اور دولت تمام ہوگئی تب اوسنے اپنی ماں سے دولت طلب کی اوسنے صاف انکار کیا اور کہا اگر میری پاس ہوتی تو مین تیری نابعداری کیون کرتی تو نے بے سمجھے میری بات کا کیون اعتبار کیا تب اوس آدمی سے سوا افسوس کے کچھ نہوسکا سو میرے بھائی پیارو ذرا غور کیجیے اور راہ ضلالت سے پھرکر راہ ہدایت پر آو۔ ہدایت کرے اللہ تمہاری راہ راست پر فقط راقم فضل احمد خان از قایمگنج۔

بقیہ رد رسالہ رائچند صاحب مسیحی

بھلا جناب اس بحث کو بیبل کے اصل حالات و اختلاف ترجمہ سے کیا نسبت۔ کیا روپیہ اشرفیون کے حساب مین ایک کوڑی کے کمی کو کمی کہہ سکتے ہین۔ یا ہیئت مین دس بیس میل

کی کمی زیادتی محسوب ہوتی ہی ہرگز نہین قرآن شریف کے عجیب
غریب تواتر کے روبرو اختلاف قرارت کیا ہیچ و پوچ بات ہی
لله انصاف کو ہاتھ سے ندین - جناب قرارت قرآن شریف مین
سہو کاتب ہی تو بفضل خدا نہین ہو سکتا کیونکہ لاکہون نقلین اور
لاکہون نہین تو ہزارہا حافظ فقط ہند مین موجود ہین - اور ذرا
ذرا سے نشانیان جایز و مطلق و لازم کے سینہ و سفینہ مین موجود
ہین کہ ہر سال ہر اک شہر مین کمال پابندی و سب باتون کے
لحاظ سے قرآن مجید کا دور مساجد مین ہوتا ہی خدا کے واسطے
سوچ پر خاک نہ ڈالئے - اور کسی سنی و شیعہ نے ایسا کیا تو
وہ خاطی ہی - مسلمانون کے نزدیک سوائے انبیا و ائمہ باطنی
معصوم و محفوظ نہین - علما و مجتہدین سے خطا ہوتی آئی ہی
اس بات سے اونکی شان مین فرق نہین آتا - بھلا مین پوچھتا
ہون کہ اگر ایسا اختلاف قرارت یا اختلاف نقاط اعجل کے
چھپی ہوی کتاب مین ہو تو کیا وہ کتاب محرف کہلائیگی مین نے
حال کے مصنفون کی کوی کتاب ایسی دوبارہ چھپی ہوی نہین
دیکھی جسمین قرآن شریف کا سا اتفاق ہو ہان ایسا اتفاق
پہلے نسخہ سے فقط دوسرے نسخہ کو درینولا عکسی چھاپہ مین ہو سکتا
ہی - البتہ اختلاف قرارت کا معارضہ اوسوقت عیسائیون
کو منسی کرنا بجا ہوتا کہ مسلمان اناجیل مین فقط اتنا ہی فرق
ثابت کرتے کہ کہین یسوع آیا ہی کہین عیسی کہین مسیح یا خیر
جانے دو کہین ابن آدم کہین بمعنی مجازی ابن اللہ - گویہ
زمین و آسمان کا فرق ہی - اجی جناب مسلمانون نے تو
اصل جوریان باقرار مفسر اسکاٹ و لارن بلکہ اعجل کے

پادریون کے قول سے پکڑ دین کہ خاصہ وہ آیات ملحقہ ہین جنسے بڑا
عمدہ عقیدہ تثلیث کا مستخل نکلتا ہی چنانچہ مرزا پور کے بائبل کے
حاشیہ پر موجود ہی کہ یہہ آیت قدیمی نسخون مین نہین یعنے تین
ہین جو آسمان پر ہین اور تین جو زمین پر ہین - جناب یہہ کمترین
شاگردان عرض کرتا ہی کہ اگر آپ مولانا سید ابو المنصور ایام
فن مناظرہ کے تحریرات کا کچھ ملاحظہ فرماوین تو بخوبی معلوم
ہو جاوے کہ بائبل کی عام تحریف کہان تگ ثابت ہو گئی ہی
ان مین سے چند رسایل پہلے پیالہ مین بخدمت فیضدرجت
ارسال ہوے تھے مگر عند الملاقات معلوم ہوا کہ ملازمان
والا کے نوبت ملاحظہ نہین پہونچی - اس سے دریافت ہوا کہ
حضور کو اب فقط نکتہ چینی و عیب بینی و طعن و تشنیع سے
غرض و مطلب ہی - اپنے مطاعن کا جواب دینا منظور نہین
بالفرض و التسلیم اگر کچھ فرق قرارت و نسخ تلاوت کسی نے
کچھ نکالا بھی سو فقط اگر روے روایات ہی متن قران مین
کچھ نہین یا کچھ حواشی پر - اور جبکہ وہ شروع سے مرقوم و مدون
و مروی ہین تو اونسے کچھ خرابی متصور نہین - قطع نظر اوسکے
مین کہتا ہون کہ آپ کے معارضہ کی بالفرض یہہ مثال
ہو سکتی ہی کہ کوئی کسیکے قبالہ کو جعلی ثابت کرے اور وہ
جعلساز کچھ جواب باصواب دے نہ سکے آخر خجالت زدہ ہو کر
مدعی جعل کے ایک مہری صاف تمسک کو محرف و جعلی بتاوے
اس سبب سے کہ اس تمسک کا مسودہ پیش از نقل و صفائی
کچھ کم ہوا ہی - جو کچھ اختلاف قرارت ہی وہ جمع قرآن ہی
کے وقت گویا صاحب قرآن ہی کے طرف سے اور اسیکے

اجازت سے ہی نہ کسی اور زید و عمر کے جانب سے - خیر آئندہ آپکو
اختیار ہی جسقدر چاہین اس ذرا سے بات کو برہانین اور خوب
رنگ دین - بڑی بات جو بعض شیعون نے اپنے مطلب کے موافق
ابن مسعود کے قرآن سے نکالی ہی وہ حضرت مولی علی کا نام ہی
مگر اسکا جواب تائید الاسلام مطبوعہ دفتر منشور محمدی مین خوب
ہوا ہی اعادہ کو دل نہین چاہتا کیونکہ یہہ رسالہ مطبع مذکور
سے بے قیمت بعد ابلاغ ٹکٹ محصول ڈاک مفت مل سکتا ہی
دو جزو کے قریب ہوگا - لیکن پھر بھی اسقدر مختصر گزارش ہے
کہ قطع نظر ضعف اس روایت کے اسکی تکذیب از روے
روایت کسقدر ثابت ہی اور سیاق ترتیب قرآن مجید سے
کیسی بعید ہی کیونکہ اس آیت تبلیغ سے پہلے پیچھے اور ہی کچھ
ذکر ہی یعنے اہلکتاب و کتاب کا مذکور ہی دوسری اگر تو
علی کا نام ابن مسعود کے قرآن مین ہوتا تو ابن مسعود نے اُسے
خلاف اول دوم مین کیون نہ رکھایا اور کیون خلافت بلا
فصل علے کا بجای رسول اللہ قایل و معتقد نہوا (۳)
خلیفہ سیوم کو اور نیز اور لوگون کو علی کے نام خارج کرنے
سے پچیس برس بعد کیا فائدہ تھا - خلافت تو بقول منقصین
قرآن کے بات سے پہلے ہی جا چکی تھی - کوی شخص بعد قبض و
تسلط ایک مدت دراز کے بھی قبالہ کو بدلا کرتا ہی (۴)
خلیفہ اول و دوم ہی کو چاہئے تھا کہ اس آیت علی کو قرآن سے
خارج کرتے تاکہ شیعہ غاصب نہ کہین - ایسا ہوتا تو وہی
ابن مسعود کا قرآن جلاتے - اور اسیوقت ابن مسعود ثابت
بن زید کے سامہنے اپنا قرآن مع آیت خلافت پیش کرتے

(۵) بڑے تعجب کی بات ہی کہ منقصین قرآن نے ایسا جو لگایا
اور ایسے لفظ کو قرآن سے نکلا ہوا بتایا کہ جس سے تصریح خلافت
علی بلا فصل بسکت خلفا و سنیان نہین پائی جاتی - پھر خلفا
اس عام لفظ مولی کو کیون قرآن شریف مین سے خارج کرتے
کیونکہ یہہ لفظ مولی تو نسبت جناب امیر حدیث صحیحہ متواتر المعنی
اہل سنت کے ثابت ہی - پس جو معنی لفظ مولی کے حدیث غدیر
مین اونہون نے ٹھہرائے وہی اس آیت تبلیغ مین لگا لیتے
اخراج آیت کی کیا حاجت تھی - اور اگر وہ ایسے لفظی دشمن بھی
تھے تو لفظ اہل بیت آیۂ تطہیر مین سے کیون نکالا - باقی آیندہ

تحریر دلپذیر بقیہ نبوت والہام

مولوی سلیم اللہ صاحب

دفعہ ۷ جواب یہہ جو مصنف میزان الحق نے باب ۲ فصل ۲
مین آیہ واضرب لھم مثلا اصحاب القریہ سی حواریون
کی رسالت نکالی ہی یہہ محض اونکی سعی بی سود ہی اور اگر اونہون
نے لفظ ارسلنا کے بھروسے ایسے دعوی باطل کی جرأت
پائی ہو تو اونکو حضرت عیسی اور حضرت موسی کی والدہ کو بھی نبیہ
ماننا پڑیگا کیونکہ حضرت مریم کنسبت بھی بعینہہ یہی لکھا ہی اذ
ارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا اور حضرت
موسی کی ماکو فرمایا اذا وحینا الی ام موسی ان ارضعیہ
دیکھو وحی کے لفظ صاف موجود ہی بلکہ اونکو اگر ایسا ہی لفظون
پر ایمان آگیا ہی تو شہد کی مکھی کو بھی نبی ماننا پڑے گا کیونکہ
اوسکو بھی وحی ہونا لفظ قرآن سے ثابت ہی واوحی ربک
الی النحل خلاصہ محض لفظون سے کچھ کام نہین نکلتا اور بیضاوی
نے جو اون بتیون کا نام یوحنا اور یونس اور شمون بطرس لکھا

ہی یہہ بروایت ابلکتاب لکھتا ہی جسکی صحت نہین ہوسکتی اور
دیگر مفسرین نے مثل حسینی وغیرہ کے انکا نام یحنی اور توحان یا
ناروس اور ماروس لکھا ہی اور ثعلبی کہتا ہی کہ صادق اور
صدوق نام تھا اور بعض نے شمعان یا سلوم یا یونس یا شمعون
الصفا حواری ثالث کا نام لکھا ہی خلاصہ یہ یونس کی نبوت
یہ کسی دیگر حواری کی رسالت یہان سے نکلتی ہی اور اسرائیلی
روایات جو ہمارے تفاسیر اور دیگر کتب مین منقول ہین
اوسکی نسبت ہمارا وہی عقیدہ ہی کہ لا تصدقوا اہل الکتاب
ولا تکذبوا ہم یعنے نہ تصدیق قطعی اور نہ تکذیب قطعی اور
پولوس کو بڑے بڑے محققین نے مثل قرطبی اور مغربی اور
علامہ قاری وغیرہ نے مکار اور منافق لکھا ہی دیکھو شرح فقہ
اکبر صفحہ ۱۴۴ اور کتاب الاعلام قرطبی اور تاریخ مصنفہ مغربی
اور اعمال الرسل مین خود پولوس مقر ہی کہ مین یہود مین یہودی
بنا اور یونانیون مین یونانی اور بت پرستون مین بت پرست
اور باوجودیکہ ختنہ کو بے فائدہ فرماتے تھے پھر بھی تیمتھیوس
کا مارے ڈر کے ختنہ کرایا تاکہ کوئی مجھے بے شرع نہ کہے اور
یافس تاپوکے رومی بت پرست حاکم کے خوشامد کے واسطے
جسکا سرگیوس پولوس نام تھا اپنے اسم شریف کو بدلا کیونکہ
انکے وہ سولوس کہلاتا تھا نہ پولوس ایسے شخص کے متکلم اور مفہم
یعنے اولیا اور الہامی سمجھنے مین ہی بڑی خرابی ہی نہ کہ رسول
اور نبی و فقہ ۶۰ اب مین اپنے مذہب کے ایک بہت
بڑے محقق کے کلام سے مفہمین یعنے اونکے اقسام جن کو
خدا سے اور عالم غیب سے کچھ سمجھایا جاتا ہی اور فیض اور برکت
حاصل ہوتی ہی لکھتا ہون - پس جسکا اکثر حال یہہ ہو کہ خدا سے
اسکو تہذیب نفس اخلاقہ کے علوم فایض ہوتے ہون اوسکو
کامل کہتے ہین اور جسکو اخلاق فاضلہ اور علوم تدبیر منزل وغیرہ
فایز ہون اسکو حکیم کہتے ہین اور جسکو سیاسات کلیہ کے علوم
اور بنی آدم مین اقامت عدل اور دفع جور و ظلم کی توفیق
عنایت ہو اسکو خلیفہ کہتے ہین - اور جسکو فرشتے گھیرے رہین
اور اسکو تعلیم کرین اور اس سے خطاب کرین اور اسکو دیکھ
پڑین اوسکو مؤید بروح القدس کہتے ہین اور جسکے دل مین
اور زبان مین نور ہو اور اوسکی صحبت اور وعظ سے لوگون کو
نفع ہو اور اوسکی چیدہ اور برگزیدہ لوگون مین اثر نسبت باطن
کا پایا جاوے جس سے وہ کمال کو پہونچین اسکو ہادی اور مزکی
کہتے ہین اور جسکا اکثر علم قواعد اور مصالح ملت کا جانتا ہو اور
جو مصالح مندرجہ کے اقامت پر تحریص و ترغیب دیوے وہ
امام کہلاتا ہی اور جسکے دل مین پھونکا جاوے کہ وہ لوگون کو
کسی بڑی مصیبت کے نازل ہونے کی خبر دیوے اور کسی قوم
کا رانندہ درگاہ ہو جاتا اوسکو معلوم ہو جاوے پس اونکو
خبردار کر دے یا بعض وقت اوسکو ایسا تجرد نفس حاصل
ہوا کرے کہ جو کچھ قبر مین اور حشر مین ہوگا اوسے پہچان
لیوے پھر اونکو خبردار کر دیوے وہ منذر کہلاتا ہی اور
ہر گاہ کہ حکمت بالغہ خدا کی مقتضی اس امر کی ہو کہ مفہمین مین سے
کسی کو بجانب مخلوق مبعوث کرے پس اسکو ظلمات سے
بطرف نور نکل آنے کا سبب گردانے اور اسکی اطاعت دل و
جان سے بندون مین فرض کرین اور فرشتون کی محفل مین

یہہ قرار پاجاوے کہ اوسکے مطبع اور منتاد سے خوشنودی ہوگی اور جو اسکی مخالفت کریگا وہ مردود اور راندہ درگاہ الٰہی ہوگا چنانچہ وہ شخص لوگون کو اس انتقام غیبی کی خبر بھی دے دیوے اور اپنی اطاعت اوپر فرض گردانے پس یہہ بنی ہی۔ باقی آیندہ

اشتہار کتاب مجمع البحرین فی ادلۃ الفریقین

علم کلام مین علماے اسلام یعنے حضرات اہل سنت وجماعت وشیعہ امامیہ نے بہت تحفہ وعمدہ کتابین تصنیف کی ہین جنکو اس دنیا مین مثل بدیبضا کے شواہد معجزات کہنا چاہئے لیکن جس خوبی اور خوش اسلوبی سے کتاب مجمع البحرین فی زماننا لکھی گئی شاید اوسکی نظیر نہ ملیگی اس کتاب مین صرف کتب فریقین سے نہین بلکہ کتب اہل کتاب سے بھی استدلال کیا گیا ہی اس کتاب کو دیکھکر دونو فرقہ اہل اسلام نے پسند کیا اور مرغوب طبع ہوئی گویا کتاب اصل طریقہ سنیہ رضیہ حضرت خیر البریہ کو بناتی ہی اور دونو اعظم فرقہ اسلام کے اختلافات باہمی کو حسن تحقیقات سے رفع کرکے ایک ہی راہ دکھاتی ہے تاکہ وہ سچا اسلام اور سچی کتاب اور سچی رسالت جسپر مسلمانون کا اعتقاد کامل ہی اس اختلاف کے منجانے پر فرق اہل کتاب پر بھی مہر منیر کیطرح جلوہ گر ہو حقیقت مین اس دوگروہ کے اختلاف نے غیر فرقہ کی ہدایت مین بھی ہرج کر رکھا ہی کیا خوب مقولہ ہی افلاطون الحکیم الٰہی کا تعصب خصائل رزیلہ سے ہی کہ خود کو ہلاک کرتا ہی مثل آتش غضب کے افسوس ہی کہ اسلام ہم کو دفع نفاق کا حکم کرے اور پھر ہم ایک دوسرے کو کافر کہین ہم مین وہ اتحاد ہونا چاہئے جیسا اوراق شجر ایک دوسرے سے ملے رہتے ہین پس حتی الوسع اس کتاب مین اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہی اگرچہ بعض متعصب فریقین نے اس طرز جدید کو سند پسند نکیا مگر جب اوہنون نے بغور بلا تعصب نظر ڈالی تو نہایت سچی دل سے اوسکی تعریف فرماے بحمد اللہ تعالی عرصہ قلیل مین یہہ کتاب مقبول خاص وعام ہوکر غرب وشرق تک پھیلیگی امید ہی کہ خداوندا علم بذریعہ اس کتاب کے اوس کے نزاع لفظی کو دفع کر۔ آمین۔ قیمت اسکی پانچ روپیہ علاوہ محصول مقررہ کے ہی ۶۰ باب اور ۹۳ جزو تقطیع کلان پر مرتب ہی جس کسی کو یہہ گوہر بیش بہا لینا ہو تو اوسکے نامی گرامی مولف جناب مولوی حکیم سید احمد حسین صاحب عظیم آبادی سے طلب کرلے یہہ کتاب کیا ہی گویا دونو فرقون کا محاکمہ ہی اور لطف یہہ ہی کہ ہر جگہہ کمال دیانت سے نئی تحقیقات کو دخل دیا ہی بزرگان دین کے نام بھی حسب طریقہ بہت ادب وتعظیم سے لکھے گئے ہین ممکن نہین کہ کسی فرقہ کے خلاف ہو اور اس کتاب کے وجہ سے جو اعتراض مذاہب مختلفہ اہل کتاب کے اسلام پر وارد ہوتے تھے وہ بھی مٹگئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ وصلی اللہ علی نبیہ وآلہ وصحبہ ومن اتبع الہدی شکر اللہ سعیہ موفورا وجزاہ اللہ اجرا جزیلا۔

بجا ہی جنگ کرنا ترکیون کا

صاحب لندن ٹیمس کے ایک نامہ نگار نے مقام تھریہ سے یہہ تحریر کیا کہ ایک نسخہ جو کہ زبان فرنچ مین تصنیف کیا گیا ہی فی الحال میرے ہدست ہوا اور اسکو روانہ کیا سو شخص نے یہہ خواہش